پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ، پاکستان

گزشتہ دنوں دینی مدارس کے نئے تعلیمی سال کے آغاز کے موقع پر ایک تحقیقاتی رپورٹ منظر عام پر آئی، اس رپورٹ کے مطابق اس سال مجموعی طور پر 40 فیصد اضافی طلبہ وطالبات نے ملک کے چھوٹے بڑے مدارس میں داخلہ لیا ہے۔ رواں سال 10-2009 میں 65 فیصد اضافی طلبہ وطالبات نے مختلف مدارس میں داخلہ حاصل کرنے کی کوشش کی تاہم صرف 40 فیصد امیدوار داخل حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے، جب کہ 25 فیصد داخلہ کا امتحان پاس نہ کرنے اور مدارس میں گنجائش نہ ہونے کی بناء پر داخلہ حاصل نہ کرسکے۔ مدارس کے خلاف عالمی طور پر منفی پروپیگنڈہ، ملک میں موجودہ امن وامان کی سیاسی صورتحال اور حکومتی دباؤ کے باوجود طلبہ وطالبات کی ایک بہت بڑی تعداد مدارس کا رخ کررہی ہے۔ علاوہ ازیں متعدد مدارس میں ایسے طلبہ کے داخلے بھی سامنے آئے جنہوں نے عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے اسکولوں، کالجوں اور یونی ورسٹیوں کو چھوڑ کر دینی مدارس میں داخلہ لیا۔ اسی طرح سروے کے دوران یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ مال دار گھرانوں کے چشم وچراغ بڑی تعداد میں مدارس میں داخلہ لے رہے ہیں۔ دینی مدارس کے طلباء میں اضافے کا یہ رجحان یوں تو پانچوں وفاق کے ملحقہ مدارس میں دیکھنے میں آیا، لیکن سب سے زیادہ طلباء نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحقہ مدارس کی طرف رجوع کیا۔

دینی مدارس کی طرف عوام الناس کے بے پناہ رجحان اور طلباء کی تعداد میں اضافے کے اسباب کا جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ مدارس دشمنی اور اہلِ مدارس کی کردار کشی کی مہم ان اداروں کے لیے خیر کا باعث بنی، جیسا کہ عالمی سطح پر دینِ اسلام کے خلاف جب جھوٹے اور بے بنیاد پروپیگنڈے کئے گئے اور دینِ اسلام کو ایک دہشت گرد مذہب کے طور پر پیش کیا گیا تو لوگوں کے ذہن میں دینِ اسلام کے بارے میں تجسس پیدا ہوا اور انہوں نے اسلام کا مطالعہ کرنا شروع

کیا تو اس تحقیق و جستجو کے نتیجے میں اللہ رب العزت نے بہت سے غیر مسلموں کو ہدایت نصیب فرمائی اور مغربی ممالک میں لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے، اسی طرح دینی مدارس کو جب استعماری قوت نے اپنا ہدف بنایا، مدارس کے بارے میں بے بنیاد جھوٹا پروپیگنڈہ کیا گیا اور دہشت گردی کے ڈانڈے دینی مدارس کے ساتھ جوڑنے کی سعی لاحاصل کی گئی تو عوام کے ذہنوں میں مداس کو دیکھنے، مدارس کے نظام کو سمجھنے اور مدارس کے کردار و خدمات کے بارے میں جاننے کا شوق پیدا ہوا اور یہ اسی شوق کا نتیجہ ہے کہ لوگ اب پہلے کی نسبت اب مدارس پر زیادہ اعتماد کر رہے ہیں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو مدارس میں داخلہ دلوا رہے ہیں، کیوں کہ آج تک جس نے بھی تعصب کی عینک اتار کر دینی مدارس کو قریب سے دیکھا اسے ضرور یہ احساس ہوا کہ پروپیگنڈہ اور الزام تراشی کے برعکس دینی مدارس میں قرآن وسنت کی تعلیم دی جاتی ہے، دینی علوم سکھائے جاتے ہیں، تربیت پر توجہ دی جاتی ہے، محنت کی عادت ڈالی جاتی ہے، حسنِ سلوک، آدابِ معاشرت اور اخلاقِ حسنہ کی دولت سے مالا مال کیا جاتا ہے اور بھولے بھٹکے انسانوں کا رشتہ و تعلق اللہ رب العزت کی ذاتِ عالی سے جوڑا جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اللہ رب العزت کی یہ سنت اور تاریخ کی یہ گواہی ہے کہ قدرت نے دین اسلام کی فطرت میں اور اس دین کی حفاظت واشاعت کی ذمہ داری سرانجام دینے والے اداروں اور افراد کی سرشت میں ایسی لچک رکھی ہے کہ اس دین اور اس دین کے ماننے والوں کو جتنا دبایا جاتا ہے، اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے یہ دین اتنا ہی ابھرتا چلا جاتا ہے۔

مدارس کی طرف رجحان کے بارے میں اس رپورٹ سے ایک اور یہ بات سامنے آئی کہ اب مال دار، باصلاحیت اور اعلیٰ حسب ونسب والے لوگ بھی مدارس کا رخ کر رہے ہیں۔ پہلے پہل یہ سمجھا جاتا تھا کہ شاید ذہنی طور پر کمزور، جسمانی طور پر معذور اور مالی طور پر غریب ونادار بچوں کو ہی دینی مدارس میں بھیجا جاتا ہے، لیکن اب ایسا بالکل بھی نہیں ہے، بل کہ اچھے اور کھاتے پیتے گھرانوں کے بچے دینی مدارس کی طرف زیادہ رخ کر رہے ہیں۔ مدارس کی طرف آنے والے اکثر طلباء بہت زیادہ باصلاحیت ہوتے ہیں اور پھر مدارس کا سسٹم ان کی صلاحیتوں میں مزید نکھار پیدا کرتا ہے اور انہیں محنت کا عادی بنا دیتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ کندن بن جاتے ہیں۔

اس سال وفاق المدارس کے سالانہ امتحان میں پوزیشن لینے والے اکثر ایسے طلباء وطالبات تھے جنہوں نے عصری علوم بھی حاصل کر رکھے تھے اور دل چسپ امر یہ تھا کہ ان میں سے اکثر طلباء عصری تعلیمی اداروں کے پوزیشن ہولڈر اور انعام یافتہ تھے، مثلاً: دورہ حدیث میں پوزیشن حاصل کرنے والے ''مولوی منہاج الدین'' نے ایم اے انگلش کر رکھا ہے اور وہ ایف اے سے لے ماسٹر ڈگری حاصل کرنے تک ہر سال بورڈ اور یونی ورسٹی میں ٹاپ کرتے رہے ہیں، اسی طرح ''مولوی اخلاق'' نے دورہ حدیث میں وفاق المدارس کے سالانہ امتحان میں پوزیشن لی اور وہ گولڈ میڈلسٹ ہیں۔ درجہ ثانویہ عامہ میں کراچی کے ادارۂ معارف القرآن کے چار طلباء نے پوزیشنیں حاصل کیں، قابلِ غور بات یہ ہے کہ یہی

طلباء اس سال میٹرک میں اے ون گریڈ میں کامیاب ہوئے۔

اس رپورٹ سے بعض لوگوں کی طرف سے پھیلائے جانے والی ان غلط فہمیوں کی بھی نفی ہو جاتی ہے، جن میں یہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ طلباء کو زبردستی مدارس میں بھیجا جاتا ہے یا مدارس کی طرف اس رجوع کی وجہ غربت اور بے روزگاری ہے۔ دراصل اس قسم کی غلط فہمیاں پھیلانے والے مدارس کے بارے میں کئی عشرے قبل کا تصور قائم کیے ہوئے ہیں یا وہ مدارس دشمنوں کے پروپیگنڈے سے متاثر ہیں۔ اب وہ زمانے گئے جب طلباء کو زنجیر اور بیڑیاں ڈال کر رکھا جاتا تھا، اب تو طلباء اپنے ذوق وشوق سے مدارس کی طرف آتے ہیں۔ کئی طلباء تو اپنے سرپرستوں کے بغیر ہی مدارس میں آجاتے ہیں، انہیں موجودہ حالات کی وجہ سے مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے والدین اور سرپرستوں کو جب تک ساتھ نہیں لے کر آئیں گے اس وقت تک انہیں داخلہ نہیں دیا جائے گا۔ اسی طرح مدارس میں آنے والے بعض طلباء اگر چہ غریب اور متوسط گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن اس بات میں قطعاً کوئی صداقت نہیں کہ مدارس میں طلباء کو غربت کی وجہ سے داخلہ دیا جاتا ہے، مدارس میں بڑی تعداد ان طلباء کی بھی ہے جو اپنے تعلیمی اخراجات خود برداشت کرتے ہیں۔

بہرکیف مدارس کی طرف آنے والے طلباء غربت کی وجہ سے نہیں بل کہ اللہ کی رضا کے لیے اور دونوں جہانوں کی فلاح وکامیابی اور حصولِ علم کے لیے مدارس دینیہ کا رخ کرتے ہیں۔

الغرض دینی مدارس کی طرف طلباء کے رجحان میں تعداد کے لحاظ سے بھی اضافہ ہو رہا ہے اور صلاحیت واستعداد کے لحاظ سے بھی، جو ایک نہایت حوصلہ افزا اور خوش آئند صورت حال ہے، امید ہے کہ یہ سلسلہ مزید بڑھتا اور پھیلتا جائے گا اور دینی مدارس کے خلاف پرپیگنڈہ مہم اور ان اداروں کو نقصان پہنچانے کے منصوبے کبھی کامیاب نہیں ہو پائیں گے، کیوں کہ بقولِ شاعر ؎

فانوس بن کر جس کی حفاظت ہوا کرے وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

اور

نورِ خدا ہے کفر کی ظلمت پہ خندہ زن پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

☆......☆......☆